الجامع المسند الصحيح المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه وايامه

صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال
قال
رسول
الله ﷺ
انما
الأعمال
بالنيات

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

صحیح بخاری

جلد پنجم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چارمینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)) لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذَلِكَ.

[راجع: ۲۰۵۳]

والد کے فراش پر (اس کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ لیکن دوسری طرف ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا سے جو زمعہ کی بیٹی تھیں فرمایا سودہ! اس لڑکے سے پردہ کیا کرنا کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شباہت پائی تھی۔ ابن شہاب نے کہا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا' لڑکا اس کا ہوتا ہے جس کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور زنا کرنے والے کے حصے میں سنگ ہی ہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو پکار پکار کر بیان کیا کرتے تھے۔

تشریح: حدیث میں ایک موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح مکہ میں مکہ میں داخلہ کا ذکر ہے۔ باب سے مطابقت یہی ہے کہ حدیث سے ایک اسلامی قانون کا بھی اثبات ہوا کہ بچہ جس بستر پر پیدا ہو بستر والے کا مانا جائے گا' زانی کے لیے سنگ ساری ہے اور بچہ بستر والے کا ہے۔ اس قانون کی وسعت پر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ اس سے کتنی برائیوں کا سدباب ہو گیا ہے۔ بستر کا مطلب یہ بھی ہے کہ جس کی بیوی یا لونڈی کے بطن سے وہ بچہ پیدا ہوا ہے وہ اس کا مانا جائے گا۔ حضرت سودہ نامی خاتون بنت زمعہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ان کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں داخل ہوئیں۔ آپ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح سے پہلے ہوا۔ ماہ شوال سنہ ۵۴ھ میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہا

٤٣٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ، فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ؟)) قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا

(۴۳۰۴) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا' کہا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' انہیں یونس نے خبر دی' انہیں زہری نے' کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ غزوۂ فتح (مکہ) کے موقع پر ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چوری کر لی تھی۔ اس عورت کی قوم گھبرائی ہوئی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس آئی تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کر دیں (کہ اس کا ہاتھ چوری کے جرم میں نہ کاٹا جائے) عروہ نے بیان کیا کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تو آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا! تم مجھ سے اللہ کی قائم کی ہوئی ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے' یارسول اللہ!۔ پھر دوپہر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کیا' اللہ تعالیٰ کی اس کے شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا' امابعد! تم میں سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو

سرق فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ، وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَة: فَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢٦٤٨]

گئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کوئی کمزور چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا بھی چوری کر لے تو میں اس کا ہاتھ کاٹوں گا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اس عورت کے لیے حکم دیا اور ان کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس عورت نے صدق دل سے توبہ کر لی اور شادی بھی کر لی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعد میں وہ میرے یہاں آتی تھیں۔ ان کو اور کوئی ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیتی۔

تشریح امام احمد کی روایت میں ہے کہ اس عورت نے خود آنحضرت ﷺ سے عرض کیا تھا کہ حضور کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا آج تو تو ایسی ہے جیسے اس دن تھی جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی۔ حدود اسلامی کا پس منظر ہی یہ ہے ان کے قائم ہونے کے بعد مجرم گناہ سے بالکل پاک صاف ہو کر مقبول الٰہی ہو جاتا ہے اور حدود کے قائم ہونے سے جرائم کا سدباب بھی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مملکت سعودیہ ایدھا اللہ بنصرہ میں موجود ہے' جہاں حدود شرعی قائم ہوتے ہیں۔ اس لیے جرائم بہت کم پائے جاتے ہیں۔ آیت شریفہ ﴿ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ ﴾ (البقرۃ:۱۷۹) میں اسی طرف اشارہ ہے۔ روایت میں جس عورت کا مقدمہ مذکور ہے اس کا نام فاطمہ مخزومیہ تھا' بعد میں بنو سلیم کے ایک شخص سے اس نے شادی بھی کر لی تھی۔

٤٣٠٥، ٤٣٠٦- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ: ((ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا)) فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: ((أُبَايِعُهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، وَالإِيمَانِ وَالْجِهَادِ)) فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ.

[راجع: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣]

(۴۳۰۵-۴۳۰۶) ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا' کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے بیان کیا' کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا' ان سے ابو عثمان نہدی نے بیان کیا اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے بھائی (مجالد) کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اسے اس لیے لے کر حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ ہجرت پر اس سے بیعت لے لیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہجرت کرنے والے اس کی فضیلت و ثواب کو حاصل کر چکے (یعنی اب ہجرت کرنے کا زمانہ تو گزر چکا) میں نے عرض کیا' پھر آپ اس سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا' ایمان' اسلام اور جہاد پر۔ ابی عثمان نہدی نے کہا کہ پھر میں (مجاشع کے بھائی) ابو سعید مجالد سے ملا وہ دونوں بھائیوں سے بڑے تھے' میں نے ان سے بھی اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجاشع نے حدیث ٹھیک طرح بیان کی ہے۔